قطعہ

قطعہ بھی رباعی کی طرح چار مصرعوں کی ایک مختصر نظم ہے جس میں کسی خاص خیال یا مضمون کو تسلسل کے ساتھ اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ ایک وحدت تاثر قائم ہو۔ یعنی پڑھنے والے کے ذہن میں وہ بات پوری طرح بیٹھ جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر رباعی اور قصیدہ میں کیا فرق ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ رباعی کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے لیکن قطعہ میں ایسا نہیں ہوتا اس کا صرف دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے۔ رباعی کے تیسرے مصرعے میں قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے جبکہ قطعہ کے پہلے اور تیسرے مصرعہ میں قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ ویسے بعض شعرا کے یہاں ایسے قطعات بھی مل جاتے ہیں جن کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعض قطعات میں بالکل رباعی جیسی صورت دکھائی دیتی ہے۔ رباعی کے لیے چند وزن مخصوص ہیں۔ قصیدہ کے لیے کوئی وزن مخصوص نہیں ہے۔ رباعی میں صرف چار ہی مصرعے ہوتے ہیں۔ قطعہ میں چار سے زاید مصرعے بھی ہو سکتے ہیں۔

جہاں تک قطعہ گوئی کا تعلق ہے اردو شاعری کے ابتدائی دور سے ہی اس کی روایت مل جاتی ہے۔ اردو کے تقریباً سبھی بڑے شاعروں کے یہاں قطعات مل جاتے ہیں۔ حالیہ دور میں قطعہ گوئی نے باضابطہ ایک صنف کی حیثیت سے اپنی ایک امتیازی شناخت قائم کرلی ہے۔ اختر انصاری نے اسے صنفی حیثیت سے متعارف کرانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ ان کے قطعات کے مجموعے کافی مشہور ہیں۔ احمد ندیم قاسمی کا نام بھی اردو قطعات کی تاریخ میں ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی کے مزاحیہ قطعات بھی خاصے مشہور ہیں۔

اختر انصاری

اختر انصاری اردو کے معروف قطعہ نگار ہیں۔ ان کا پورا نام محمد اختر تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے جو محمد بن قاسم کے ساتھ ہندستان آیا اور اسی مناسبت سے انھوں نے اپنے نام کے آگے انصاری لگایا اور اپنا قلمی نام اختر انصاری رکھ لیا۔ اختر انصاری کی ولادت یکم اکتوبر 1909ء کو یوپی بدایوں میں ہوئی۔ اختر انصاری کے والد کا نام ڈاکٹر محفوظ اللہ تھا۔

ویسے تو اختر انصاری نے شاعری کے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن ایک قطعہ نگار کی حیثیت سے انھوں نے اپنی ایک امتیازی شناخت قائم کی ہے۔ 'نغمہ روح' ان کا پہلا مجموعہ کلام ہے۔ جس میں نظمیں، غزلیں اور قطعات شامل ہیں۔ خاص قطعات پر مبنی ان کا مجموعہ 'آبگینے' اور 'ٹیڑھی زمین' کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے۔ قطعات کا ایک انتخاب 'پرطاؤس' کے نام سے بھی شائع ہو چکا ہے۔

اختر انصاری نے اپنے قطعات میں منظر نگاری اور جذبات نگاری کو پیش کیا ہے وہ مناظر فطرت کی بہت ہی لطیف عکاسی کرتے ہیں۔ قنوطیت اور غم انگیز جذبات کی ترجمانی میں ان کو مہارت حاصل ہے۔

اختر انصاری نے شاعری کے ساتھ ساتھ افسانے بھی لکھے ہیں اور تنقید نگاری کے میدان میں بھی اپنے جوہر دکھائے۔

قطعات

ان آنسوؤں کو ٹپکنے دیا نہ تھا میں نے
کہ خاک میں نہ ملیں میری آنکھوں کے تارے
میں ان کو ضبط نہ کرتا اگر خبر ہوتی
پہنچ کے قلب میں بن جائیں گے یہ انگارے

قدم آہستہ رکھ کہ ممکن ہے
کوئی کونپل زمین سے پھوٹتی ہو
یا کسی پھول کی کلی سرِدست
مرے خواب عدم کو لوٹتی ہو

غمِ ماضی، غمِ حرماں، غمِ دل اور غمِ دنیا
یہی طغیانیِ غمِ زندگی معلوم ہوتی ہے
مری ہستی پہ غم اس طرح چھایا کہ اب اختر
خوشی کی آرزو دیوانگی معلوم ہوتی ہے

دل کو برباد کیے جاتی ہے
غم بدستور دیے جاتی ہے
مرچکیں ساری امیدیں اختر
آرزو ہے کہ جیے جاتی ہے

خون بھر جام انڈیلتا ہوں میں
ٹیس اور درد جھیلتا ہوں میں
تم سمجھے ہو شعر کہتا ہوں میں
اپنے زخموں سے کھیلتا ہوں میں

لفظ و معنی

وحدت	۔	ایک ہونا، یکتائی
تاثر	۔	اثر قبول کرنا
صنف	۔	قسم (نثر و نظم میں فرق کے لیے اس لفظ کا خاص طور سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع اصناف ہے۔
امتیازی	۔	ترجیحی، اپنے آپ میں الگ......
شناخت	۔	پہچان
قنوطیت	۔	مایوسی
حرماں	۔	محرومی، ناکامی
طغیانی	۔	دریا میں پانی کا چڑھاؤ، اُچھال
ہستی	۔	زندگی
عدم	۔	غیر موجود

آپ نے پڑھا

- قطعہ رباعی کی طرح چار مصرعوں کی ایک مختصر نظم ہے عام طور پر جس کا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔
- اختر انصاری اور احمد ندیم قاسمی کے قطعات مشہور ہیں۔
- اکبر الہ آبادی نے مزاحیہ قطعات لکھے ہیں۔
- اختر انصاری کا نام محمد اختر تھا۔ وہ یوپی کے ایک شہر بدایوں میں 1909ء میں پیدا ہوئے۔
- اختر کے قطعات منظر نگاری اور جذبات نگاری کے لیے مشہور ہیں۔

- 'آبگینے' اور 'ٹیڑھی زمین' ان کے قطعات کے مجموعے ہیں۔
- پہلے قطعہ میں بتایا گیا ہے کہ آنسوؤں کو ضبط کرنے سے دل میں انگارے سے پھوٹنے لگتے ہیں اس لیے تھوڑا بہت آنسو بہنے دینا چاہیے۔ یہ الگ سی بات ہے کہ غم برداشت کرنا بہت بڑا ہنر ہے۔
- دوسرے قطعہ میں زندگی کا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ نہ تو خود نہ کسی دوسرے کو نقصان اٹھانا پڑے۔ دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا سب سے ضروری ہے۔
- تیسرے قطعہ میں یہ بتایا ہے کہ غم زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور خوشی تو بس دیوانگی کا خواب ہے کبھی مل گئی اچھا لگا نہیں تو بس غم ہی غم ہے جس کے ساتھ زندگی گذرتی رہتی ہے۔
- چوتھا قطعہ آرزو کو زندگی کی سب سے بڑی قوت بتاتا ہے۔ اگر آرزو نہ ہو تو جینا محال ہو جائے۔
- پانچویں قطعہ میں شاعر نے بتایا ہے کہ اس کی شاعری دراصل اسکے غموں کی ترجمان ہے۔

آپ بتایئے

1. اختر انصاری کی ولادت کس سنہ میں ہوئی؟

(الف) 1909ء　　(ب) 1907ء　　(ج) 1908ء　　(د) 1910ء

2. اختر انصاری کا مجموعہ کلام کون سا ہے؟

(الف) نغمۂ سنگ　　(ب) روح نغمہ　　(ج) نغمۂ روح　　(د) نغمۂ دل

3. اختر انصاری کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(الف) دلی　　(ب) لکھنو　　(ج) بدایوں　　(د) عظیم آباد

4. ان میں سے کون سا مجموعہ اختر انصاری کا نہیں ہے؟

(الف) آبگینے　　(ب) ٹیڑھی زمین　　(ج) ٹیڑھی لکیر　　(د) نغمۂ روح

مختصر گفتگو

1. اختر انصاری کے تین شعری مجموعوں کا نام لکھیے۔
2. قطعہ نگاری کے لیے مشہور دو شاعروں کا نام لکھیے۔

3. مصرعہ کو مکمل کیجیے

ع .... ہے کہ جیسے جاتی ہے

4. چار مصرعوں کی نظم جس کا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

5. چار مصرعوں کی نظم جس کا پہلا، تیسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

6. مزاحیہ قطعات کے لیے کون مشہور ہیں؟

7. بدایوں کس صوبہ کا شہر ہے؟

بلی گفتگو

قطعہ اور رباعی کا فرق بتائیے۔

اختر نے اپنے نام کے آگے انصاری کس مناسبت سے لگایا ہے؟

تیسرے قطعہ میں اختر انصاری نے کیا کہا ہے؟

دیے گئے الفاظ کے سامنے اضداد سے ملائیے۔

وحدت	امید
جود	کثرت
وشی	عدم
ں	غم

ے الفاظ کی جمع دی گئی ہے ان کے واحد بنائیے۔

ات، امتیازات، احوال، الفاظ، مناظر

لفاظ سے ایسے جملے بنائیے کہ مذکر و مؤنث پتہ چلے

، آرزو، پھول، وحدت، قدم

ریں

کے ایک مشہور شاعر کا نام جانئے جنھوں نے بے شمار فلمی نغمے لکھے ہیں۔

میں شامل دو قطعات کو یاد کیجیے۔

ABDIEL SOLUTIONS * PATNA *
ABSOL

وَندے ماترم

سُجلام سُفلام مَلَیج شیتلام،
شسیے۔شیامَلام ماترم
وَندے۔ماترم!!
شُوبھر۔جیوتسنا۔پُلکت۔یامنیم،
پُھلّ۔کُسومت۔دُرم دَل۔شوبھنیم
سُوہاسنیم، سومدھر بھاشنیم،
سُوکھدام، وَردام، ماترم!!
وَندے۔ماترم!!

DARAKHSHAN

(Urdu Textbook for Class-IX)

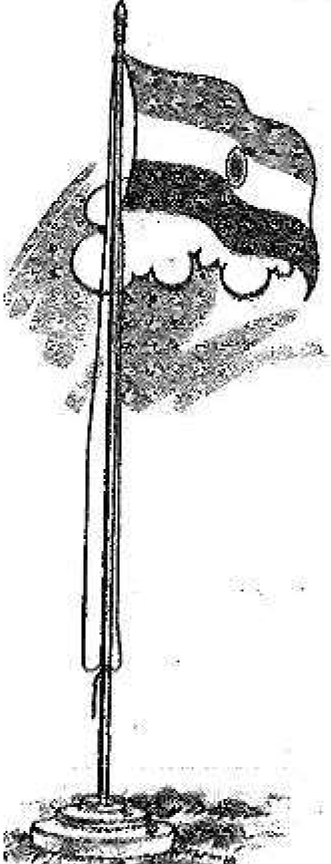

قومی ترانہ

جن گن من ادھینا یک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا !
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جلدھی ترنگ !
تو شبھ نامے جاگے،
تو شبھ آشش مانگے،
گاہے تو جے گاتھا !
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

ABDIEL SOLUTION ABSOL PATNA

बिहार स्टेट टेक्स्टबुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, बुद्ध मार्ग, पटना–1
BIHAR STATE TEXTBOOK PUBLISHING CORPORATION LTD., BUDH MARG, PATNA-1

मुद्रक : नेशनल प्रिंटिंग वर्क्स, कुन-कुन सिंह लेन, पटना–6